بعون صناع ملکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کتاب لاجواب جامع مسائل محرمات ضروریہ بعد نظر ثانی مصنف ذی شان مسمی

تحفۃ الاحبا

فی

احکام تحریم النسا

تصنیف قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب بہ

مطبع منشی نولکشور آگرا میں طبع مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ اَستَغفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَاَهلِ بَيتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيهِ وَعَلَيهِم بعد اسکے مسکین **محمد قطب الدین** غفر اللّٰہ لہٗ ولوالدیہ بہائی مسلمانونکی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ چونکہ اکثر لوگ مسائل محرمات سے غافل ہین یعنی امتیاز نہین کرتے اور نہین جانتے کہ کون کون سی عورتین ہمپر حرام ہین اور کس کس طرح سے عورت حرام ہوجاتی ہے اس لیے اس عاجز نے قرآن مجید اور فتاوی عالمگیری سے زبان اردو مین اونکو ان چند اوراق مین لکھا تا بہائی مسلمان اچھی طرح اونکو سمجھکر حلال اور حرام مین امتیاز کرین اور نام اس رسالے کا **تحفۃ الاحباء فی احکام تحریم النساء** کہا اور باعث تالیف اس رسالے کے خانصاحب عالی مراتب والامناقب مجمع الاوصاف والاخلاق مشفقی احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان صاحب ہین ازبسکہ یہ عاجز بعدیم الفرصت تہا لیکن چونکہ شوق خان ممدوح کا واسطے نفع رسانی خلق اللہ کے اسمین بہت دیکہا مصروف اسکے لکہنے مین ہُوا یا الٰہی ہم سب کو عافیت دارین نصیب کر اور دنیا مین وہ کام

کرو

کروا ہے کہ جسمین تو راضی ہو اور روز قیامت کے اپنے حبیب کے خادمون مین کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَیْہِ اَبَدًا اَبَدًا جو کوئی بنظر انصاف اسکو دیکھیگا خوبی اسکی معلوم کریگا کہ جب بہت سی کتابین پڑھے
تب اتنے مسائل سے آگاہ ہو یہان چند اوراق مین بسہل الحصول ہین آپ آبھائیو پہلے ایک مقدمہ
سُننا چاہیے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا
وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا الی آخر مافی المشکوٰۃ
یعنی اللہ تعالی نے فرض کیے تمہارے لیے کتنے فرائض پس نہ ضائع کرو اونکو اور حرام کین کتنی حرام چیزین
پس نہ پاس پہٹکو اونکے اور معین کین کتنی حدین پس نہ بڑہ جاؤ اونسے یہ ساری حدیث مشکوٰۃ مین ہے انتہی
پس ہر مسلمانکو چاہیے کہ درباب حل و حرمت وغیرہ کے فرمانبرداری اللہ تعالی کی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی کرے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ یعنی کہدو ای محمد کہ پیروی کرو اللہ کی
اور رسول کی اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی کہدو کہ اگر
تم دوست رکہتے ہو اللہ کو تو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور فرمایا وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنی جو کچہ دیوے اور بتاوے تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور عمل کرو اوسپہ
اور جس چیز سے منع کرے تمکو رسول پس باز رہو اور حضرت کی پیروی مین بڑا فائدہ یہ ہے کہ مستحق اس
بشارت کا ہوتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ
مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے دوست رکہا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکہا
مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو ہوگا میرے ساتہ جنت مین اور بہت سی آیات اور احادیث سے اللہ تعالے
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی تاکید ثابت ہے پس جب تمنے یہ کچہ تاکید اسکی سُنی
تو تمکو چاہیے کہ ہر امر مین فرمان برداری اللہ کی اور اوسکے رسول کی کرو تا ملک جاودانی تمہاری ہاتہ لگے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی اور جسنے اطاعت کی
اللہ کی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا اور بڑی مانع انکی اطاعت سے یہ دنیا مکارہ ہے

پس اس دنیاے فانیہ کی محبت ہرگز نہ رکھو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حُبُّ الدُّنیا رَأسُ کُلِّ
خَطِیئَۃٍ یعنی محبت دنیا کی سر ہے تمام گناہون کا اور کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ تعالی نے کہ چار
چیزین ہین کہ نہین ہاتھ لگتین مگر بسبب چار چیزون کے **ایک** تو یہ کہ نہین ہاتھ لگتی باقی یعنی آخرت مگر بسبب ترک
کرنے فانی یعنی دنیا کے اور اس دنیا کا فانی ہونا اور عقبی کا باقی ہونا صریح اس آیت سے ثابت ہی مَا عِندَکُمْ یَنفَدُ
وَمَا عِندَ اللّٰہِ بَاقٍ یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے دنیا اور دنیا کی چیزین سب فانی ہین اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی ہے
اور **دوسرے** یہ کہ نہین پائی جاتی رضا مولی مگر بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوَیٰ فَإِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَأْوَیٰ یعنی جو ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے
اور باز رکھا اپنے نفس کو خواہش نفس سے پس بلاشبہہ جنت ٹھکانا اوسکا ہے **تیسرے** یہ کہ نہین ہاتھ لگتا درجہ
عقبے کا مگر بسبب ترک کرنے راحت دنیا کے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی تِلْکَ الدَّارُ الْآخِرَۃُ نَجْعَلُہَا لِلَّذِینَ لَا یُرِیدُونَ
عُلُوًّا فِی الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِینَ + یعنی یہ دار آخرت مقرر کر رکھا ہے ہمنے اون لوگون کے لیے کہ نہین
چاہتے بلندی زمین مین اور نہ فساد اور عاقبت بخیر پرہیزگارون کے لیے ہے اور **چوتھے** یہ کہ نہین ہاتھ لگتی بہشت
مگر مشقت سے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَالَّذِینَ جَاہَدُوا فِینَا لَنَہْدِیَنَّہُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ
الْمُحْسِنِینَ یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہین ہماری راہ مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہہ اللہ ساتھ ہے
نیک کارون کے پس خوب تامل کرو ان مضامین مین اور بہرحال محبت دنیا کی چھوڑکر رضامندی مولی کی ملحوظ رکھو خصوصًا
درباب حلت و حرمت نساء کے کہ جو عورتین تمہارے لیے حلال کر دین ہین اونسے نکاح کرو اور جو تمہارے لیے حرام کر دین ہین
اونسے نکاح نکرو اور بعد نکاح کرنے کے بھی ایسے کامون اور باتون سے بچو کہ جنسے نکاح جاتا رہتا ہے اور بیویان تمپر حرام ہو جاتی ہین اور
یہ بات اکثر تین سبب سے ہوتی ہے **ایک** تو طلاق سے اور **دوسرے** شرک اور کفر چنانچہ بیان اسکا بیچ رسالہ زاد المعاد فی
بیان الکفر والارتداد کے ہمنے لکھا ہے اور **تیسرے** بسبب چھونے وغیرہ باپ بیٹی وغیرہ کے شہوت سے کہ بیان مفصل اسکا اسی رسالہ مین
وضمن دوسری قسم محرمات کے مذکور ہے پس بہت احتیاط کرو اسمین اب بعد ذکر کرنے اس مقدمہ کے **شروع** ہوتا ہے بیان
حصل مطلب کا کہ کون کونسی عورتین مرد پر حرام ہین پس جاننا چاہیے کہ اصل اس حکم کی تو یہ آیت کریمہ ہے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَ
أُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِنَ الرَّضٰعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ وَرَبٰٓئِبُكُمُ الّٰتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ
الّٰتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلٰٓئِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ
وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ یعنی حرام ہوئین مین تمپر تمہاری مائین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپیان اور خالائین اور بھتیجیان
اور بھانجیان اور جن ماؤن نے تمکو دودہ دیا اور دودہ کی بہنین اور عورتونکی مائین اور اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین
لیکن وہ بیٹیان ایسی تمہاری عورتونکی ہون کہ جنسے صحبت کی ہو تمنے پھر اگر تمنے صحبت نہین کی تو تمپر نہین گناہ
یعنی اونکی بیٹیونسے نکاح کرنے مین جب مفارقت کر دو اونسے اور حرام ہوئین عورتین تمہاری بیٹیونکی کہ جو تمہاری
پشت سے ہین اور حرام ہے جمع کرنا دو بہنونکا مگر جو آگے ہو چکا اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہوئین نکاح بندیان
عورتین مگر جنکے مالک ہو جاوین تمہارے ہاتہ یہ حکم ہوا اللہ کا تمپر + اسکی تفسیر مولانا عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے
یون لکہی ہے کہ سات ناتے حرام فرمائے **ایک** ماں اوسمین داخل ہے نانی اور دادی یعنی جو عورت اوس
شخص کی جڑ ہے **دوسرے** بیٹی اسمین داخل ہے نواسی اور پوتی یعنی جو اوسکی شاخ ہے **تیسرے** بہن **چوتھے**
بھتیجی **پانچوین** بھانجی یعنی جو اوسکے ماں باپ مین ملتی ہے **چھٹی** پھوپھی اور **ساتوین** خالا یعنی جو ماں
باپ سے اوپر ملتی ہے بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہے اور جو واسطے سے ملے وہ حلال ہے جیسے پھوپھی کی بیٹی **ف**
اور دودہ کے دو ناتے فرمائے ماں اور بہن اشارت ہے کہ ساتون اسمین بھی حرام ہین **ف** اور سسرال کے
چار ناتے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے کہ نکاح کے بعد
صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے **ف** دودہ سے بھی یہ چار ناتے حرام ہوئے لیکن دودہ پینا
معتبر ہے کہ اوسی عمر مین پیے بڑی عمر مین معتبر نہین پیا معتبر نہین **ف** اس جگہ ناتا سگا اور سوتیلا اور اخیافی سب برابر ہے
اور دودہ مین بھی سوتیلا ناتا معتبر ہے **ف** بعد اسکے منع فرمایا جمع کرنا دو بہنونکا اس اشارے سے معلوم
ہوا ساتون ناتون کا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے ناتون مین جمع کرنا حرام نہین **ف** آخر کو حرام فرمائی نکاح ہی

عورت یعنی ایک کے نکاح مین ہے تو ہر کسیکو اوسکا نکاح حرام ہے مگر یہ کہ اپنی ملک ہو جاوے اسکی صورت
یہ کہ کافر مرد اور عورت مین نکاح تہا وہ عورت قید مین آئی جسکو پہونچی اوسکو حلال ہے ف اور دودہ کا
ناتا یا سسرال کا مرد کو اپنی لونڈی سے ہی تو اوسکی صحبت حرام ہے اور ملک مین رہا کرے ف اور یہ جو
فرمایا کہ عورتین تمہارے بیٹونکی جو تمہاری پشت سے ہین یعنی لے پالک کو بیٹا نجانو کسی حکم مین وہ بیٹا نہین
اب بعد بیان کرنے محرمات کے تتمہ اوسکا یہ فرمایا وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ
مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً وَلَا جُنَاحَ
عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَرَاضَیْتُمْ بِہٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور حلال ہوئین تمکو جو اونکے سوا ہین یوں کہ
طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید مین لانیکو نہ مستی نکالنے کو پہر جو کام مین لائے تم اون عورتونمین سے
اونکو دو اونکے حق جو مقرر ہوئے اور گناہ نہین تمکو اوسمین جو ٹھہرا لو دونونکی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار
حکمت والا ف یعنی جو عورتین حرام فرمائین اونکے سوا سب حلال ہین چار شرط سے اول یہ کہ طلب کرو یعنی
ایجاب و قبول درمیان آوے دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسرے یہ کہ قید مین لانیکی طرح ہو
مستی نکالنے کی طرح نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس شخص کی ہوجاوے اسکے چھوڑے بغیر نہ چھوٹے یعنی مدت کا
ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک اس سے متعہ حرام ٹھہرا چوتھے شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی اور یہان
بہی لونڈیونکے نکاح مین آگے فرمائی ہے کہ چھپی یاری نہو یعنی لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت
پہر فرمایا جو عورت کام مین آئے اوسکا مہر پورا دینا پڑا کام مین آئی یعنی صحبت ہوئی یا خلوت ہوئی اب
کسیطرح مہر نہین چھوٹتا اور جب ایک کام مین بہی نہین آئی اگر مرد چھوڑے تو آدہا مہر دے اور اگر عورت
ایسا کام کرے کہ نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اوتر گیا پہر فرمایا کہ بعد مہر مقرر کرنیکے جو دونون اپنی خوشی سے
بڑہاوین یا گہٹاوین وہ بہی معتبر ہے تمام ہوا بیان محرمات کا قرآن مجید سے اب تفصیل اسکی کہ فتاوی عالمگیری مین
لکہی ہے بقید قلم آتی ہے تا بہائی مسلمان اچھی طرح سمجہ لین جاننا چاہیے کہ جن عورتونسے نکاح کرنا
حرام ہے اونکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کے وہ مائین ہین اور بیٹیان اور

بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسے نکاح بہی حرام ہے اور صحبت کرنی
بہی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤن سے اوسکی مان ہے اور دادی اسکی اور نانی اگرچہ
اوپر کے درجے کی ہون اور بیٹیون سے مراد بیٹی اسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور
بہنین تین طرح کی ہین سگی اور اخیافی اور سوتیلی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ نیچے کے درجے
کی ہون اور پہپیان بہی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکے باپ کی پہپیان اور
داداؤنکی پہپیان اور اسکی مان کی پہپیان اور دادیونکی اور نانیونکی پہپیان اگرچہ اوپر کے درجے کی ہون رہا
یہ کہ پہپی کی پہپی کو دیکہین گے اگر پہپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہے اوسکی وہ پہپی ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی
اخیافی ہے تو اسکی پہپی نہین حرام اور خالائین بہی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین
اور ماؤنکی خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہین گے اگر قریب کی خالا سگی یا اخیافی ہے اوسکی وہ خالا ہے تو حرام ہے اور
اگر قریب کی خالا سوتیلی ہے تو اوسکی خالا نہین حرام اور **دوسری قسم** وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریت کے
یعنی سسرال کے علاقے سی انکے چار فرقے ہین **اول** ساسین اور دادیا ساسین اور نانیا ساسین اگرچہ اوپر کے
درجے مین ہون اور **دوسرے** بیٹیان بیبیونکی اور بیٹیان بیویکی اولاد کی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون لیکن شرط
صحبت کی ہو بیبیون سے برابر ہے کہ وہ بیٹی اسکی پرورش مین پائی ہو اور ہمارے علما نے نہین قائم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کے
بیچ حرام ہونے بیٹیونکے اور **تیسرے** بہو اور پوت بہو اور نواس بہو اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون صحبت کی
اونسے بیٹے وغیرہ نے یا نکی ہو اور نہین حرام ہوتی ہے بیوی سے پالک کی اور **چوتہے** بیویان باپ اور دادا اور
نانا کی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون پس یہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسے حرام ہے اور صحبت کرنی بہی اور
ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک
عورت سے تو نہین حرام ہوتی ہے اوسپر مان اوسکی نرے عقد سے بلکہ بسبب وطی کے حرام ہوتی ہے اور ثابت
ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکے حلال ہو صحبت یا شبہہ سے یا زنا کی ہو پس جسنے زنا کیا ساتہ
ایک عورت کے حرام ہوئی اوسپر مان اوسکی اگرچہ اوپر کے درجے کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو اور

اسیطرح حرام ہوتی ہے وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زنا کرنیوالے کی باپ دادو نپر اگرچہ اوپر کے درجی مین ہوان اور
اوسکے بیٹونپر اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور اگر صحبت کی ایکعورت سے پس آگا پیچھا اوسکا ایک ہوگیا تو نہین
حرام ہوتی ہے اوسپر مان اوسکی اسلیے کہ یقین نہین ہے کہ صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہجاوے اوسکو اور معلوم ہو
کہ اوسیکا ہے اور جبکہ ثابت ہوتی ہے یہ حرمت بسبب وطی کے ثابت ہوتی ہے بسبب چھونے اور بوسہ لینے
سے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھ شہوت کے برابر ہے کہ چھونا وغیرہ ساتھ نکاح کے ہو یا ملک کے یا فجور کے
نزدیک ہمارے اور لکھا ہی علما ہمارے نے کہ برہنہ اور غیر برہنہ اسمین برابر ہے اور مباشرۃ شہوۃ سے بمنزلہ بوسہ لینے کی ہے
اور اسیطرح سے گلے لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتھ شہوت کے اور اگر دیکھا ایکعورت نے طرف ستر مرد کے یا چھوا
مرد کو ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا اوسکا ساتھ شہوت کے متعلق ہوئی ساتھ اوسکے حرمت مصاہرۃ کی اور نہین
ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی ساتھ نظر کرنیکے طرف تمام اعضا کے مگر ساتھ شہوت کے اور نہ ساتھ
چھونے تمام اعضا کے مگر شہوت سے بلا خلاف کذا فی البدائع اور ہدایہ مین ہے کہ معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل
کے ہی انتہی وعلیہ الفتوی ہکذا فی الظہیریۃ لکھا ہے علما نے کہ اگر دیکھا مرد نے طرف فرج عورت کے اسحالت مین
کہ وہ کھڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر نہین پڑتی ہے
بلکہ پڑتی ہے نظر طرف فرج داخل کے جبکہ بیٹھی ہو تکیہ لگائے ہوے اور اگر دیکھے طرف فرج عورت کے ساتھ
شہوت کے باریک پردے کے پیچھے سے یا شیشے کے پیچھے سے کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین سے فرج اوسکی تو ثابت ہوتی
ہے حرمت مصاہرۃ کی اور اگر دیکھا آئینے مین پس دیکھی فرج عورت کی اور نظر کی شہوت سے تو نہین حرام
ہوتی اوسپر مان اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اوسنے فرج اوسکی بلکہ دیکھا عکس اوسکی فرج کا اور اگر
ہو عورت کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکھے مرد پانی مین پس دیکھی شہوت سے فرج عورت کی نہین ثابت
ہوتی ہے حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکھے مرد فرج عورت کی اور نظر کرے شہوت سے تو ثابت
ہوتی ہے حرمت پھر یہ ثابت ہوئے حرمت کے ساتھ چھونیکے نہین ہے فرق اسمین کہ چھوئے قصدا یا بھول کر یا
از راہ جبر کے یا از راہ خطا کے یا سوتے مین پس اگر جگانے لگے اپنی بیویکو جماع کرنیکے لیے پھر پہونچ جاوے

ہاتھ اسکا طرف بیٹی اپنی کے گرا اوس سے ہو پس چٹکی لی اوسکے ساتھ شہوت کے بگمان اسکے کہ یہ مان
اوسکی ہے اور وہ ہو مشتہاۃ بیٹی تو حرام ہوتی ہے اوسپر مان اوسکی ہمیشہ کو اور اگر چھوئے بال عورت کے
ساتھ شہوت کے وہ بال کہ متصل ہین ساتھ سر کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر لٹکتی ہوئے بالونکو چھوئے
تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نے مطلق چھونیکو باعث حرمت لکھا ہے بغیر اس تفصیل کے اور اگر چھوئے
ناخن عورت کے ساتھ شہوت کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت پھر چھونا جو واجب کرتا ہے حرمت مصاہرۃ کو وہ چھونا ہے کہ نہو
درمیان مرد عورت کے کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کے ہو تو اگر کپڑا ایسا صفیق ہو کہ نہ پاوے چھونیوالا حرارت چھوے
گئے کی تو نہین ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کپڑا ہو جاوے ستر عورت کا بسبب اوسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اور سطرح کا
کہ ہووے نیچے حرارت چھوے گئے کی چھونیوالیکے ہاتھ کو تو ثابت ہوتی ہے اور اسیطرح ثابت ہوتی ہے حرمت اگر چھوے
موزے کے نیچے کی جانب کو مگر جبکہ ہو چمڑا لگا ہوا اوسکو کہ نہ پاوے نرمی قدم کی تو اوسکے چھونیسے حرمت نہین
ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوے مرد عورت کا اسحال مین کہ درمیان مین دونونکے کپڑا ہو پس اگر پاوے ٹھنڈک
دانتون کی یا ٹھنڈک ہونٹون کی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور مراد مست کرنی چھونے پر نہین ہے شرط واسطے
ثابت ہونے حرمت کے یہان تک کہ کہا گیا ہے اگر پھیلاوے کوئی ہاتھ اپنا طرف بیوی کے ساتھ شہوت کے اور پڑجاوے ہاتھ اوسکا
اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ ہو شہوت اوسکی تو حرام ہوتی ہے اوسپر بیوی اوسکی اگرچہ اوٹھالیوے ہاتھ اوسیوقت
اور شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہے کہ عورت نو برس کی مشتہاۃ ہے نہ کم اس سے پس اگر جماع
کرے صغیرہ غیر مشتہاۃ سے تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑھی ہو جاوے عورت یہان تک کہ حد مشتہاۃ سے
نکل جاوے تو باعث حرمت ہوتی ہے اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہے تحت حرمت کے پس نہین نکلتی بسبب بوڑھاپے کے
اور صغیرہ ایسی ہے نہین اور اسی طرح شرط کی گئی ہے شہوت ذکر مین یہان تک کہ اگر جماع کرے چار برس کا لڑکا مثلا اپنے
باپ کی بیوی سے تو نہین ثابت ہوتی بسبب اوسکے حرمت مصاہرۃ کی اور جماع کرنا ایسی لڑکی کا کہ جماع کرسکتا ہے مانند اوسکے
بمنزلہ جماع کرنے بالغ کے ہے اس باب مین لکھا ہے علما نے کہ لڑکا کہ جماع کرسکتا ہے مانند اوسکے وہ ہے کہ جماع کرسکے
اور خواہش کرے عورت کی اور حیا کرے عورت مثل اوسکی سے اور شہوت معتبر ہے وقت چھونے اور نظر کرنیکی یہانتک

کہ اگر نہ پائی جاوین یہ دونون چیزین بغیر شہوت کے اور پہر شہوت ہو بعد چہوڑ دینے کے تو نہین متعلق ہوتی بسبب
اوسکے حرمت اور حد شہوت کی مرد مین یہ ہے کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کہڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلے سے کہڑا تہا
وہو الصحیح وعلیہ الفتوی پس جسکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی
اپنی کے پس نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی جب تک کہ نہ زیادہ کہڑا ہوا اور یہ حد شہوت کی جب ہے کہ ہو وہ جوان
قادر جماع پر اور اگر ہو بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوت کی یہ ہے کہ حرکت کرے دل اوسکا ساتہ خواہش کرنیکے اگر نہ ہو حرکت
کرنیوالا پہلے اوسکے اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلے سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹے ہوئون
کی شہوت کی یہ ہے کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتہ چہونے وغیرہ کے اگر نہتی خواہش وغیرہ پہلے سے
اور اگر تہی پہلے سے تو زیادہ ہو اور ہونا شہوت کا ایک کو دونون سے کفایت کرتا ہے حرمت مین اور چہونے
وغیرہ سے جو حرمت ثابت ہوتی ہے شرط اوسمین یہ ہے کہ منزل نہو یہان تک کہ اگر منزل ہوا وقت چہونیکے یا
دیکہنے کے تو نہین ثابت ہوگی ساتہ اوسکے حرمت مصاہرۃ کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتہ منزل
ہونیکے کہ یہ چہونا باعث نہین ہے جماع کا اور اگر دیکہے مقعد عورت کی نہین ثابت ہوتی ساتہ اوسکے
حرمت مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کرے عورت کے پیچہے سے تو نہین ثابت ہوتی ساتہ اوسکے حرمت
وہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کرے مرد لیسے نہین ثابت ہوتی ساتہ اوسکے حرمت اور اگر اقرار کیا ساتہ
حرمت مصاہرۃ کے اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرادیجاویگی درمیان میان بیوی کے اور اسیطرح
اگر نسبت کرے اوسکو طرف ماقبل نکاح کے یعنی اگر کہے اپنی بیوی سے کہ جماع کیا تہا مینے تیری مان سے پہلے نکاح تیرے
تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کروادیجاویگی دونون مین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین
یہان تک کہ واجب ہوگا مہر معین ✣ اور مداومت کرنی اس اقرار پر نہین ہے شرط یہان تک کہ اگر رجوع کرے
اس سے اور کہے جہوٹ کہا تہا مینے تو قاضی نہ سچ جانے اوسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنے اقرار مین تو عنداللہ
نہین حرام ہوویگی بیوی اوسکی اوسپر اور اگر کہے آدمی ایکعورت کو کہ یہ مان میری ہے دودہ پلائی ہے پہر ارادہ
کرے نکاح کرنیکا اوس سے بعد اسکے اور کہے کہ خطا کی مینے اسمین تو اوسکو جائز ہے نکاح کرنا اوس سے مستحسنا گ

اور اگر بوسہ لیا ایک عورت کا پہر کہا کہ نہین تہا یہ شہوت سے یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کے اور پہر کہا
کہ نہین تہا یہ شہوت سے تو بوسہ لینے مین فتوی دیا جاوے ساتہ ثابت ہونے حرمت کے جب تک کہ نہ ظاہر ہو کہ اوسنے
بوسہ لیا بغیر شہوت کے اور چہونے اور نظر کرنے مین طرف فرج کے نہین فتوی دیا جاوے ساتہ حرمت کے مگر ظاہر ہو یہ کہ
اوسنے کی ہین یہ چیزین ساتہ شہوت کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینے مین شہوت ہے بخلاف چہونے اور نظر کرنیکے اور یہ جب ہے
کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوے کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا
یہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتہ عورت کے جانور پر تو نہ سچ جانا جاوے بخلاف اسکے کہ چڑہا عورت کی
پیٹہہ پر اور گذرا ساتہ اوسکے پانی سے یعنی اسصورت مین سچ جانتے اوسکے کہنے کو اور قبول کیجاوے گواہی اوپر اقرار
کرنیکے ساتہ چہونیکے اور بوسہ لینے کے ساتہ شہوت کے اور قبول کیجاوے گواہی اوپر نفس چہونے اور بوسہ لینے کے ساتہ
شہوت کے اسلیے کہ شہوت ایسی چیز ہے کہ معلوم ہوجاتی ہے فی الجملہ یا تو ساتہ حرکت کرنے عضو کے اوس شخص سے
کہ حرکت کرتا ہے عضو اوسکا یا ساتہ اور علامتون کے اوس شخص سے کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی
علی سُغدی نے کہ ایک نشے والے نے بدن لگایا اپنا ساتہ بدن بیٹی اپنی کے اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد کیا جماع کا
پس کہا اوسکی بیٹی نے کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنے اوسکو تو حرام ہوجاتی ہے مان اوسکی اوپر
کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نے اپنی ساس سے کہا اوسنے کہ جماع کیا مینے اوس سے ثابت ہوتی ہے
حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نے ازراہ ہنسی کے کہا تہا پس بعد اسکے اگر وہ کہیگا کہ مینے جہوٹ کہا تہا
تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کی ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنے کہ صحبت کی مینے اس سے تو نہین
حلال وہ اوسکے بیٹے کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنے کہا کہ مینے صحبت کی اس سے تو جائز ہے اوسکے
بیٹے کو کہ جہٹلاوے اور صحبت کرے اوس سے (یعنی بعد نکاح کے ۱۲) اور اگر حرم کیا چاہے لونڈی میراث باپ اپنی کی کو تو جائز ہے اوسکو
صحبت کرنی اوس سے یہان تک کہ جانے یہ کہ باپنے صحبت کی ہے اوس سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر
کہ وہ باکرہ ہے پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اوس سے پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کہ کسنے توڑا بکر تیرا کہا اوسنے
کہ تیرے باپنے اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نے جُدی ہوئی وہ اوس سے اور نہین ہے مہر واسطے اوسکے اور اگر

جھٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہے اگر دعوی کیا ایک عورت نے یہ کہ چھونا خاوند کی بیٹی کا تھا شہوت سے
تو نہ سچ جانا جاوے کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کی قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنے
باپکی بیوی کا ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا باپ نے اپنے بیٹے کی بیوی کا ساتھ شہوت کے اور بیوی مکر گئی ہے اور انکار کیا خاوند نے ہونے اوسکے کا ساتھ شہوت
کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکے واقع کا ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر
خاوند پر اور پھرلے خاوند مہر اوس سے کہ جسنے کی یہ حرکت اگر قصد کیا تھا اس فعل سے کرنیوالے نے
فساد کا اور اگر نہیں قصد کیا فساد کا تو نہ لے اور صحبت کرنے مین مہر نہ لے اگرچہ قصد کیا تھا ساتھ
صحبت کرنیکے فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہیں جمع ہوتے
نکاح کیا ایک شخص نے کسیکی لونڈی سے پھر لونڈی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے
ساتھ اسکے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے اور جھٹلایا اوسکو لونڈی کے
مالک نے تو وہ جدی ہوجاویگی اپنے خاوند سے بسبب کہنے خاوند کے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے
اور لازم ہوگا خاوند پر آدھا مہر بسبب جھٹلانے مالک کے اوسکو اور نہیں قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا
اسمین اگر کہا اوسنے کہ بوسہ لیا بیٹے نے اوسکا ساتھ شہوت کے اور اگر پکڑا ایک عورت نے ستر
داماد کا لڑائی مین اور کہا کہ تھا یہ بغیر شہوت کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہیں جاتا رہتا بسبب
حرمت مصاہرۃ کے اور دودھ پلانیکے بلکہ فاسد ہوجاتا ہی یہان تک کہ اگر صحبت کی اوس سے
خاوند نے پہلے تفریق کے از راہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہیں واجب ہوتی اوسپر حد
اور اگر بدکاری کی ایک عورت سے یا چھوا اوسکو وغیر ذالک پھر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکے بیٹے کے لیے
اسلیے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے اوسپر کہ محرمیت ثابت
ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے حرمت مصاہرت
کی نہیں مضایقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورت سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوس عورت
کی بیٹی سے یا اوسکی مان سے اگر لپیٹا اپنے ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورت سے اگر تھا کپڑا ایسا

کہ نہین منع کرتا تہا پہونچنے حرارت کو طرف ستر اوسکے تو حلال ہوگی عورت خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا
تہا کہ بسبب اوسکے حرارت نہین پہونچتی تہی تو نہین حلال ہوگی اور **تیسری قسم** وہ ہے کہ حرام ہے
بسبب دودہ پینے کے جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین بسبب قرابت اور صہریت کے حرام ہوتی ہین بسبب دودہ کے
چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہے اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی مین تو متعلق
ہوتی ہے ساتہ اوسکے حرمت اور تہوڑے کی حد یہ ہے کہ معلوم ہو پیٹہ مین پہونچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابو حنیفہ
کے نزدیک تیس مہینے ہین اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا لڑکے نے شیرخوارگی کے
اندر پہر پیا بعد اسکے عمر شیرخوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی مدت مین
اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتہ دودہ پینے کے اور اجماع ہے علما کا اسپر
کہ مدت شیرخوارگی کی بیچ مستحق ہونے اجرت دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہے ساتہ دو برس کے یہانتک کہ اگر مانگے
مطلقہ لڑکی کی باپ سے بعد دو برس کے اجرت دودہ پلانیکی اور باپ انکار کرے اوسکے دینے کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر
اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہ حرمت جیسے کہ ثابت ہوتی ہی ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالیکی جانب مین
ویسی ہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنے اوسکے
کے یعنی خاوند دودہ پلانیوالیکا حرام ہین رضیع پر یعنی ماں باپ رضاعی اوسکے اور اصول اونکے اور فروع اونکے خواہ نسبی ہون
خواہ رضاعی یہانتک کہ ماں رضاعی نے اگرچہ جنا اسکے باپ رضاعی سے یا غیر اوسکے سے پہلے اس دودہ پلانیکے
یا بعد اسکے یا دودہ پلایا کسیکی لڑکے کو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی اوسکی کی سے پہلے اس دودہ پلانیکے
یا بعد اسکے پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کے اور اولاد اونکی بہتیجی اور بہانجی اسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا
چچا اسکا ہوگا اور بہن اوسکی پہپہی اسکی اور بہائی ماں رضاعی کا ماموں اسکا اور بہن اوسکی خالا اسکی اور اسیطرح
دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی دودہ پینے مین یہانتک کہ بیوی رضاعی
باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اوسکے باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کرو اونکو مگر دو مسئلون مین
ایک تو یہ کہ نہین جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹے کی بہن سے اور دودہ کے علاقے مین یہ درست ہے

اسلیے کہ اسکے نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سے ہوگی تو بیٹی اسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی
اور دودہ کے علاقے مین یہ باتین نہین ہوتین یہان تک کہ اگر نسب مین بہی ایک بات اون دونون باتون مین
سے نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک لونڈی تہی دو شریکون مین اوسنے بچہ جنا دونون
شریکون نے دعوی کیا اوسکا یہان تک کہ ثابت ہوا نسب دونو نسے اور ہر ایک شریک کے ایک ایک بیٹی ہے
اور عورت سے تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ اون باتون مین سے
ایک بہی نپائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے
کہ نہین جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنے نسبی بہائی کی مان سے اور یہ جائز ہے دودہ کے علاقے مین اسلیے کہ
اگر نسب مین دونون بہائی ہونگے اخیافی تو مان بہائی کی اسکی بہی مان ہوگی اور اگر دونون سوتیلے
بہائی ہونگے تو مان بہائی کی اسکے باپکی بیوی ہوگی اور یہ باتین دودہ کے علاقے مین نہین ہوتین
اور حلال ہوتی ہین بہن دودہ شریک بہائی کی جیسے کہ حلال ہوتی ہے نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا
بہائی عمرو ہے اور عمرو کی ایک بہن ہے اخیافی یعنی اسکے باپ کے نطفے سے نہین ہے کسی دوسرے سے ہے اور مان دونو
ایک ہی تو اوس سے حلال ہے نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بہائی کو کہ زید ہے اور حلال ہی مان دودہ شریک
بہائی کی اور حلال ہے مان چچا اور پہوپہی اور ماموں اور خالا رضاعی کی اور جائز ہے نکاح کرنا ساتہ ان بیوی فرزند
اپنی کے اور ساتہ دادی اور نانی فرزند رضاعی کے اور جائز ہے نکاح کرنا فرزند رضاعی کی بہتی سے اور اوسکی
بہن کی مان سے اور اوسکی بہانجی سے اور اسکی بہتی کی بیٹی سے اور اسی طرح عورت کو جائز ہے نکاح کرنا ساتہ
باپ بہن رضاعی اپنے سے کے اور ساتہ بہائی بیٹے رضاعی اپنے کے اور ساتہ باپ پوتی رضاعی اپنے کے
اور ساتہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنے کے اور نہین جائز یہ سب نسب سے جب طلاق دی مرد نے
عورت کو اور وہ دودہ والی ہو پہر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنے عدت کے اور صحبت کرے اوس سے
خاوند دوسرا تو اجماع ہے علما کا اسپر کہ جب وہ جنے گی بچہ دوسرے سے تو دودہ دوسریکا ہوگا اور منقطع ہوگا
دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے ولیکن بچہ نہوا

دو

تو کہا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے دودہ ہوگا اول کا یہانتک کہ جنے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے
اور نہ جنی اوس سے کبہی پہر اوترا اوسکے دودہ اور پلایا اوسنے ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ دودہ عورت کا نہ اوسکے خاوند کا
یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکے پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سے ہوگی ایک شخص نے
زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکی کو تو نہین جائز اوس زانی کو اور اوسکے باپ
دادا اونکو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور جائز ہے زانی کے چچا کو اور اوسکے ماموںکو نکاح کرنا
لڑکی سے مانند اوس لڑکی کے کہ زنا سے ہوا اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتہ شبہہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے
پہر دودہ پلایا اوسنے ایک لڑکیکو تو وہ بیٹا ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا
نسب لڑکے کا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا
جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا دودہ ماں کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پہر جنی اوس سے بچہ اور دودہ
پلایا اپنے لڑکیکو پہر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکے بعد اسکے پس پلایا اوسنے ایک لڑکیکو تو جائز ہے
اس لڑکیکو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سے کہ غیر اوس دودہ پلانیوالی سے ہو ایک باکرہ عورت نے نکاح نکیا تہا اور
اوسکے اوترآیا دودہ پس پلایا اوسنے دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ ماں رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگے
تمام احکام دودہ کے درمیان اون دونونکے یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سے پہر طلاق دیویگا وہ اوسکو
پہلے صحبت کرنیکے اوس سے تو جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی کے سے اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکے
تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سے اور ایک لڑکی نہ پہونچی تہی نو برس کی عمر کو اور اوترآیا اوسکے
دودہ پہر پلایا اوسنے دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بہ نسبت اوسکے حرمت اور حرمت جب متعلق
ہوتی ہے کہ اوترے اوسکا نو برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسی طرح اگر اوترا باکرہ عورت کی چہاتی سے پانی زرد تو
نہین ثابت ہوتی اوسکے پلانیسے حرمت اگر ایک عورت نے چہاتی دی بچے کے منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو
چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن از راہ احتیاط کے ثابت ہوگی
حرمت اگر گیا پانی بچے کے منہ مین پانی زرد چہاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودہ پینے کی اسلیے کہ وہ دودہ ہے

کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کے دودہ پس پلایا اوسنے ایک بچے کو تو نہین ثابت ہوگی
حرمت بسبب اوسکے دودہ پینے کے اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہے اس حرمت مین اور
اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام
اور دار الحرب مین برابر ہے یہان تک کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائے وہ دونون یا نکلے طرف
دار الاسلام کے تو ثابت ہونگے احکام دودہ پینے کے آپسمین اور جیسے کہ ثابت ہوتی ہے حرمت ساتہ دودہ چوسنے
کے چہاتی سے ثابت ہوتی ہے ساتہ دودہ ڈالنے کے منہہ مین اور ناک مین نچوڑنیکی اور نہین ثابت ہوتی
حرمت ساتہ دودہ ڈالنے کے کانونمین اور حقنے مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین
اور پیٹہہ کے زخم مین اگرچہ پہونچ جاوے دماغ مین اور پیٹ مین یہ ظاہر الروایۃ ہے اور امام محمد رح کے نزدیک
حقنے سے بہی ثابت ہوجاتی ہے اور اگر ملجاوے دودہ کہانے مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک
گیا یہان تک کہ متغیر ہوگیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہے کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر
نہ رکہا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہونیکی اوس سے بہی حرمت اور اگر دودہ غالب ہوگا تو بہی
نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہوگئی پتلی
تابع اوس بستہ کی پس نکل گئی اس سے کہ ہو مشروب یعنی پینے کے لائق نہ رہی یہان تک کہ کہا ہی علمانے
اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینے کے ثابت ہوتی ہے بسبب اسکے حرمت دودہ کی اور اگر مل گیا دودہ
آدمی کا ساتہ دودہ بکری کے اور دودہ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگی حرمت اور اسی طرح اگر بہگوئی عورت نے
روٹی اپنے دودہ مین اور جذب کرلیا روٹی نے دودہ کو یا گہولی ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاویگا اوسمین
مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہ جب ہی کہ کہاوے طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ پیوے ثابت ہوگی حرمت
اور اگر ملا دودہ عورت کا ساتہ پانی کے یا دوا کے یا دودہ جانور کے پس اعتبار غالب کا ہے اور اسی طرح اگر
ملا دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبے کی یہ ہے کہ معلوم ہو اوس سے مزا اوسکا
اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزون مین سے اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری چیز تو وہ

ثابت ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملے دودہ دو عورتونکا تو متعلق ہوتی ہے حرمت
ساتہ اغلب اونکی کے نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور ابو یوسف رح کے اور کہا محمد رح نے کہ متعلق ہوتی ہے
حرمت ساتہ دونونکے بہر کیف اور یہ ایک روایت ابو حنیفہ رح سے بہی ہے اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت
احتیاط کی ہے اور اگر دونون عورتونکے دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہے حرمت ساتہ دونونکے
اجماعًا اور اگر کیا جاوے دودہ چہاچ یا دہی یا چکا یا پنیر یا مانند انکے کے اور کہاوے اوسکو لڑکا تو نہین ثابت
ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتے اور ایک لڑکے کو دودہ پلایا کسی عورت گانون والیون
مین سے لیکن معلوم نہین کہ کسنے پلایا پہر نکاح کیا اوس سے ایک مرد نے اوس گانون والیون مین سے تو درست ہے
اور واجب ہے عورتون پر یہ کہ نہ دودہ پلایا کرین ہر لڑکیکو بغیر ضرورت کے اور اگر کرین یہ تو یاد رکہین یا لکہہ
رکہین اور نہین فرق حرام ہونے مین درمیان دودہ پلانے بالفعل کے اور پرانیکے اگر ایک شخص نے
نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوارہ سے پہر آئی مان خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ
پلایا اوس لڑکی کو تو وہ حرام ہو گئی اوسپر اور واجب ہوا واسطے اوسکے خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوے
مرضعہ سے اگر قصد کیا تہا اوسنے فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوے اور اگر نکاح کیا
دو چہوٹی لڑکیون دودہ پیتی ہوئیون سے پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونونکو
معًا یا آگے پیچہے حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہے اوسکو نکاح کرنا ایک سے اون دونون مین سے
جس سے چاہے اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوے اونکو معًا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہے
اوسکو نکاح کرنا ایک سے اِن مین سے جس سے چاہے اور اگر دودہ پلایا اون تینون کو آگے پیچہے تو حرام ہونگی
اوسپر دو پہلی اور رہیگی تیسری بیوی اوسکی اور اسی طرح اگر دو کو دودہ پلایا معًا پہر تیسریکو حرام ہوئین تینون
دونون اور تیسری بیوی اوسکی ہے اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معًا حرام ہوئین تینون اور واجب
ہوگا خاوند پر واسطے ہر ایک کے اون مین سے آدہا مہر اور پہر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تہا اوسنے فساد کا
اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معًا یا آگے پیچہے فاسد ہوا نکاح سب کا اور اسی طرح

یعنی دو چہوٹی لڑکی اور لڑکے کا نکاح ہوا اور کسی نے بعد نکاح کے دودہ پلایا تو بہی حرمت ثابت ہوگی اور اگر پہلے نکاح کے دودہ پلایا ہوگا تو بہی حرمت ثابت ہوگی

اگر دودہ پلایا ایک کو پہر تینون کو معًا حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تینون کو اون مین سے معًا پہر دودہ
پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوئی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے پہر
دودہ پلایا بڑی نے چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر صحبت نہین کی تہی بڑی سے نہین مہر
دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور پہر لے خاوند آدہا مہر بڑی سے اگر ارادہ کیا تہا اوسنے
فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سے کچہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہ کہ چہوٹی
بیوی اوسکی ہے اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہے ساتہ ایک امر کے دو امرون مین سے ایک تو اقرار سے
اور دوسرے گواہی سے اور نہین قبول کی جاتی گواہی دودہ کے مقدمے مین مگر دو مردون یا
ایک مرد اور دو عورتونکی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہ تفریق قاضی کے اور جب
کہ گواہی دین دودہ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردے قاضی درمیان
میان بیوی کے پس اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنیکی عورت سے تو نہین ہے واسطے عورت کے کچہ اور
اگر ہو بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور
جگہہ رہنےکی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کے سامنے بیوی کے نہین لائق
ہے بیوی کو رہنا پاس خاوند کے اسلیے کہ یہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کے تو ثابت ہو جاتا
دودہ پینا پس اسی طرح جبکہ قائم ہوئے نزدیک عورت کے اور اگر ایک خبر دی اور اوسکے دل مین
آوے کہ یہ سچا ہے تو اولی ہے پرہیز کرنا واجب نہین پائی جاوے خبر دینی پہلے عقد کے یا پیچہے
عقد کے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پس کہا ایک اور عورت نے کہ مینے تم دونونکو دودہ پلایا ہے
تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اوس عورت کا میان بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہین
مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہین کی ہے اوس سے اور اگر جہٹلایا دونون نے اوسکو تو نکاح
قائم ہے لیکن اگر وہ خبر دینے والی عادلہ ہے تو اولی یہ ہے کہ چہوڑ دے اوسکو اور جب چہوڑ دے
تو اولی ایسے آدمی کو ہے دے اوسکو آدہا مہر اگر ہو یہ امر پہلے صحبت کرنیکے اور اوس عورتکو افضل ہے کہ نہ لے اوس سے کچہ

[illegible]

اور اگر ہو یہ بعد صحبت کے نیکے تو افضل خاوند کو یہ ہے کہ دیوے اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل
یہ ہے کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اوسکو طلاق
نہین دی ہے تو جائز ہے اوسکو رہنا پاس خاوند کے اور اسی طرح اولی ہے چھوڑ دینا اوسکو اگر گواہی دین
دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اوسکا
مرد نے اور جھٹلایا اوسکو عورت نے تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورت نے کہنا اوسکا اور جھٹلایا
اوسکو مرد نے تو نکاح قائم ہے ولیکن لازم ہے عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار کرے
خاوند قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا بعد نکاح کے کہ یہ بہن میری ہے رضاعی یا مانند اوسکے
کہا پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو جو کہ کہا مینے اسطرح نہین ہے نہ تفریق کیجاوے درمیان انکے از راہ استحسان کے
اور اگر ثابت رہا اس کہنے پر اور کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا مینے تفریق کیجاوے درمیان اونکے اور اگر مکر جاوے
بعد اوسکے تو نہین نفع دیگا اوسکو مکر جانا اوسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطے اوس
عورت کے اور اگر جھٹلایا عورت نے اوسکو تو عورت کو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تھی اوس سے
تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اگر جھٹلایا تھا عورت نے اوسکو اور اگر تصدیق کی تھی عورت نے
اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واسطے اوسکے نفقہ اور جگہ رہنے کی
اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلے نکاح کرنیکے پس کہا کہ یہ بہن یا مان میری ہے رضاعی پھر کہا کہ وہم ہوا تھا
مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اوس عورت سے اور اگر کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا مینے
نہین جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کرے نکاح تو تفریق کیجاوے میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار سے اور گواہی
دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفریق کیجاوے میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورت نے کہ یہ باپ میرا ہے رضاعی
یا بھائی میرا ہے رضاعی یا بھتیجا میرا ہے رضاعی اور انکار کیا مرد نے پھر جھٹلایا عورت نے اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین
پھر نکاح کیا مرد نے اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہے اگر نکاح کرے اوس عورت سے پہلے اس سے کہ وہ جھٹلاوے اپنے تئین
اور اگر کہا عورت نے ایک مرد کو کہ یہ بیٹا میرا ہے رضاعی اور اصرار کیا عورت نے اسپر جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اقرار کیا مرد نے

نسب کا پس کہا کہ یہ بہن میری ہے نسبی یا ماں میری ہے یا بیٹی میری ہے اور نہین واسطے عورت کے نسب
معروف اور صلاحیت رکھتا ہے مرد اسکی کہ ہو وہ عورت ماں یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچھا جاوے دوبارہ
پس اگر کہا اوسنے کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی سے کہ مینے تو نکاح دونونکا بدستور رہیگا ازراہ
استحسان کے اور اگر کہا مرد نے کہ اقرار وہی ہے جو کہ کہا تھا مینے تو تفریق کیجاوے درمیان دونونکے
اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کے نہین پیدا ہو سکتی واسطے مثل اوسکے کے تو نہین ثابت ہوگا
نسب اور نہ تفریق کیجاویگی مرد عورت مین اور اگر کہا مرد نے واسطے عورت اپنی کے کہ یہ بیٹی میری ہے
نسبی اور ثابت رہا اوس کہنے پر اور واسطے عورت کے نسب معروف ہے تو نہین تفریق کیجاویگی
درمیان اونکے اور اسی طرح اگر کہا مرد نے کہ یہ ماں میری ہے اور واسطے اوسکی ماں معروف ہی اور ثابت
رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوے درمیان اونکے اور **چوتھی قسم** وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتھ جمع
کرنیکے اور جمع کرنا دو قسم پر ہے جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنے اجنبیات کا بیان
تو یہ ہے کہ نہین درست مرد کو یہ کہ جمع کرے زیادہ چار عورتونسے اور نہین جائز غلام کو یہ کہ نکاح کرے
زیادہ دو عورتونسے اور جائز ہے مرد آزاد کو یہ کہ حرم کرے جتنی لونڈیونکو چاہے اگرچہ بہت ہون اور غلام
کو نہین جائز حرم کرنا اگرچہ اذن دے مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتون سے
آزاد ہون وہ یا لونڈیاں ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتون سے آزاد ہون
وہ یا لونڈیاں ہون یا ملی جلی اور اگر نکاح کرے آزاد پانچ عورتون سے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار
پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کرے پانچ سے ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سبکا
اور اسی طرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کرے حربی پانچ سے پھر مسلمان ہووین میاں
بیویاں تو اگر نکاح کیا تھا انسے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اوسکے
اور درمیان پانچوین کے اور اگر نکاح کیا تھا اونسے اکھٹے تفریق کیجاوے درمیان اوسکے اور درمیان
سبکے اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پھر چار سے جائز ہوگا نکاح ایکلا نہ اوروں کا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے

چوتھی قسم

دو خاوندون سے ایک عقد مین پس اگر تہین واسطے ایک کے اونمین سے چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دو کا
اور بیبیان جمع کرنے محرم ہونگا یہ ہے کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتہ نکاح کے اور نہ صحبت کرینگے ساتہ
ملک یمین کے برابر ہے کہ ہون دونون بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو دو عورت
ایسی ہون کہ اگر ایک کو اونمین سے مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکے بسبب دودہ پینے
کے یا نسب کے تو اون عورتون کا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پھپی کا
نسبی ہو پھپی یا رضاعی اور اسی طرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خالا کا اور مانند انکے کا
اور جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکے خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال
ہوگی اوسکے لیے بیٹی اوسکے خاوند کی بخلاف عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکے لیے نہین
حلال ہوگی بیوی اوسکے باپ کی اور اسی طرح جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی لونڈی کا بشرطیکہ
لونڈی سے پہلے نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کرے دو بہنو نسے ایک عقد مین تو تفریق کیجاوے درمیان اونکے
اور درمیان مرد کے پھر اگر ہو تفریق پہلے دخول کے تو نہین دینا آتا اونکو کچہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کے
تو واجب ہوگا ہر ایک کے لیے اونمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور اگر نکاح کیا دو بہنو نسے
دو عقدون مین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہے اور واجب ہے خاوند پر یہ کہ الگ ہو جاوے اوس سے
اور اگر قاضی کو اوسکا علم ہو تو وہ تفریق کرواوے اونمین پس اگر تفریق کرے اوس سے پہلے صحبت کرنیکے
تو نہین ثابت ہوئی کوئی چیز احکام مین سے اور اگر تفریق کرے اوس سے بعد صحبت کرنیکے تو اوسکے
لیے مہر ہے اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور لازم ہوگی عدت اوسپر اور ثابت ہوگا
نسب اوس سے اور الگ رہیگا اپنی بیوی سے یہانتک کہ تمام ہو عدت اوسکی بہن کی اور اگر نکاح کیا دو بہنو نسے دو عقدون مین اور معلوم
نہین کہ کس سے پہلے کیا تو حکم کیا جاوے خاوند کو اسکے بیان کرنیکا پس جو کچہ بیان کری موافق اوسکے حکم کیا جاوے
اور اگر بیان نکیا تو قاضی تفریق کرے درمیان خاوند کے اور اون دونون کے اور اون دونون کے لیے آدہا مہر ہے
جبکہ ہو مہر اون دونو کا برابر اور معین عقد مین اور ہو طلاق پہلے دخول کے اور اگر ہون دونون مہر

مختلف تو حکم کیا جاوی واسطے ہر ایک کے اون دونون مین سے ساتھ چوتھائی مہر اوسکے کے اور اگر نہو
مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطے دونونکے بدلے آدہے مہر کے اور اگر ہو فرقت بعد دخول کے
تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو جعفر ہندوانی نے کہ صورت مسئلے کی یہ ہے کہ جب
دعوی کرے ہر ایک بیوی پہلی نکاح بندہنے کا اور گواہ ہووین نہین اونکے لیے تو حکم کیا جاوے
واسطے دونونکے آدہے مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلے ہوا تو نہ حکم کیا جاوے
کچھ یہان تک کہ صلح کرین دونون اور صورت صلح کرنیکی یہ ہے کہ کہوین دونون بیویان آگے
قاضی کے کہ واسطے ہمارے خاوند پر مہر ہے اور یہ حق ہم دونون سے باہر نہین ہے پس صلح
کرتی ہین ہم اوپر لینے آدہے مہر کے تو حکم کرے قاضی اور اگر گواہ گذرانے ہر ایک بی بی اوپر پہلے نکاح
ہونیکے تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونونکے بالاتفاق اور یہ سب احکام کہ ذکر کیے گئے درمیان
دو بہنونکے ثابت ہین درمیان ہر عورتون کے کہ نہین جائز جمع کرنا اونکا محرمون مین سے اور
اگر ارادہ کرے خاوند نکاح کرنیکا ایک سے اون دونون مین سے بعد تفریق کے تو جائز ہے اوسکے
لیے یہ اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنیکے اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکے تو نہین جائز اوسکو یہان تک کہ گذر
جاوے عدۃ دونونکی اور اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونون مین سے نہ دوسری کی تو جائز ہے
خاوند کو نکاح کرنا اوس عورت سے کہ عدۃ مین نہین ہے نہ دوسری سے جب تک کہ نہو چکے عدۃ اوسکی کہ عدۃ
مین ہے اور اگر صحبت کی ایک سے اون دونون مین سے تو جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اوس سے
نہ دوسری سے جب تک کہ نہو چکے عدۃ اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدۃ اوسکی تو جائز
ہے خاوند کو یہ کہ نکاح کرے جس سے چاہے اون دونون مین سے اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنونکا
از روے فائدہ اوٹھانیکے جیسے کہ نہین جائز جمع کرنا اونکا از روے نکاح کرنیکی پس جب کہ مالک ہووے
دو بہنونکا تو جائز ہے اوسکو فائدہ اوٹھانا ایک سے اون دونون مین سے پس جبکہ فائدہ اوٹھاوے
ایک سے تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹھانا دوسری سے بعد اسکے یہان تک کہ حرام کرے اوسکو

اپنے پر اور اسی طرح اگر خریدی ایک لونڈی اور صحبت کی اوس سے پھر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو
یہ کہ صحبت کرے پہلی سے اور نہین جائز ہوگا یہ کہ صحبت کرے دوسری سے جب تک کہ نہ حرام کرے
پہلی کو اپنے پر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہوتا ہے ساتہ نکاح کر دینے کے کسی سے یا ساتہ نکالدینے کے
اپنی ملک سے یا تو ساتہ آزاد کر دینے کے یا ہبہ کر دینے کے یا بیچ ڈالنے کے یا اللہ دیدینے کے یا
مکاتب کر دینے کے اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کر دینے کل کے ہی اور اسی طرح ملک کر دینا
بعض کا مانند ملک کر دینے کل کے ہی اور اگر کہا کہ وہ مجہپر حرام ہے تو نہین حلال ہوتی واسطے اوسکے
دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنون سے کہ اوسکی
ملک مین ہین تو نہین جائز اسکو صحبت کرنی ایک سے اون دونون مین سے یہان تک
کہ حرام کرے دوسریکو جسطرح کہ کہا ہمنے اور اگر بیچا ایک کو اون دونون مین سے یا نکاح کر دیا
یا ہبہ کر دیا پہر پہیری گئی وہ طرف اوسکے بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق دی منکوحہ
کو خاوند اوسکے نے اور ہوچکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کرے ایک سے اون دونون مین سے یہانتک
کہ حرام کرے دوسریکو اپنے پر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس نہ صحبت کی اوس سے یہان تک کہ
خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا خرید کی ہوئی سے اسلیے کہ فراش ثابت
ہوتا ہے واسطے اوسکے ساتہ نفس نکاح کے پس اگر صحبت کی اوس سے کہ خریدا تہا اوسکو ہوا
جمع کرنیوالا دو لونکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت
کی تہی اوس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت
کی منکوحہ سے اور نہ صحبت کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈیکو اپنی پر ساتہ کسی سببکے
اسباب مذکورہ سے تو اوسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر نہ
صحبت کی تہی لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہین حرام ہونے کی
اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اوسوقت حرام ہوگی

لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے دو بہنون نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہمنے اپنا تجہسے بدلے
اتنے مہر کے اور نکلے دونون کلام اون دونون سے معاً پس قبول کیا مرد نے نکاح ایک کا
اون دونون مین سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا مینے
تم دونون سے ہر ایک سے بدلے ہزار درہم کے پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی مین اور انکار
کیا دوسری نے تو نکاح دونونکے باطل ہوئے کہا امام محمد رح نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو
اسپر کہ نکاح کرے اوسکا ایک عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسی پر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نے
اون دونون مین سے ایک ایک عورت سے بغیر امر اون عورتونکے اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور
نکلے دونون کلام معاً پس دونون نکاح باطل ہوئے اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونون نکاحون کا ساتہ رضاے
عورت کے یا ہوئے دونون نکاح ساتہ رضاے دونون کے نکاح کیا دو بہنون سے اور ایک اون دونون
مین سے عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی
کے سے اسحال مین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہے کہ عدۃ طلاق رجعی کی یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا
نکاح فاسد کی یا شبہہ کی ہوا ور جیسے کہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سے بیویکی عدۃ مین اسی طرح
نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہین جائز جمع کرنا اون دونون کا اور اسی طرح نہین حلال نکاح کرنا چار سے
سواے اسکے اور اگر آزاد کرے اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے یہان تک کہ
ہوچکے عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سواے اوسکے امام اعظم رح کے نزدیک اور صاحبین رح کے نزدیک حلال ہے
بہن بہی اگر کہا خاوند نے کہ خبر دی تہی مجکو بیوی نے کہ ہوچکی عدۃ اوسکی پس اگر ہو یہ ایسی مدت مین کہ نہین
تمام ہوسکتی بیچ مثل اوسکی کے عدۃ تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر دی تہی
اوسنے مگر یہ کہ بیان کرے بیوی اوسکو ساتہ اوس چیز کے کہ محتمل ہے مع جبر گذرنے عدۃ کو مانند اسقاط
حمل کے کہ بچہ اوسمین پورا ہوگیا ہو اور اگر ہو یہ ایسی مدت مین کہ تمام ہوسکے بیچ مثل اوسکی کے عدۃ تو
اگر تصدیق کی عورت نے اوسکی یا چُپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اوسسے یا بہن اوسکی

اگر چاہے یہ تو اسی طرح اگر جہٹلاوے عورت اوسکو ہمارے علماء کے نزدیک اور مرتد جبکہ چلی جاوے دار الحرب
مین تو جائز ہے اوسکے خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلے تمام ہونے عدۃ اوسکی کے جیسے کہ بعد مرنے اوسکے
کے یہ جائز ہے پہر اگر وہ آوے مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنیکے اوسکی بہن سے نہین فاسد ہونیکا نکاح بہن کا
اور اگر پہلے نکاح کرنیکے اوسکی بہن سے آوی تو بہی نہین فاسد ہونیکا نزدیک ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور
نزدیک صاحبین رح کے نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اون دو
عورتون کا کہ ہر ایک اون دونون مین سے پہوپہی ہو دوسریکی اور نہین جائز جمع کرنا اون دونون عورتونکا
کہ ہر ایک اون مین سے خالا ہو دوسریکی اور صورت اوسکی یہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اس طرح کہ
وہ اوسکی مان سے نکاح کرے اور وہ اوسکی مان سے اور اون دونونکے یہان پیدا ہووین بیٹیان
تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسریکی پہوپہی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سے
نکاح کرے اور وہ اوسکی بیٹی سے اور اونکے یہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک
دوسریکی خالا ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے کہ ملی ہوئی ہے ساتہ محرمہ کے اور صورت
اوسکی یہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتون سے کہ ایک اون دونون مین سے ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سے
نکاح بسبب اسکے کہ محرمہ تہی یا خاوندوالی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس سے
تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسریکا اور مہر معین سارا اوسکے لیے ہوگا کہ جائز
ہوا نکاح اوس سے اور یہ نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہے اور اگر صحبت کی اوس سے کہ حلال نہین
تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اوسکے لیے ہوگا کہ حلال تہی + اور پانچوین
قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کیجاوین آزاد عورتون پر یا ساتہ اونکے نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سے آزاد عورت پر
اور نہ ساتہ اوسکے اور ایسا ہی حال مدبرہ اور ام ولد کا ہے اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک
عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا
تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہ لونڈی کے نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر

نکاح کیا لونڈی سے پہر آزاد سے تو صحیح ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدۃ مین
طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور نزدیک صاحبین کے
جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور
آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدۃ مین تہی نکاح فاسد کے یا وطی بشبہہ کے تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا
اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدۃ لونڈی کے کہ وہ عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی پہر رجوع کی
لونڈی سے تو جائز ہے + ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے اور صحبت کی اوس سے بغیر اذن
مالک اپنے کے پہر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن مالک اپنے کے پہر اجازت دی مالک نے دونونکی
نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے بغیر اذن مالک اوسکے کے اور صحبت
نہین کی اوس سے پہر نکاح کیا آزاد عورت سے پہر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوگا نکاح لونڈیکا + اور
اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن اوسکے مالک کے پہر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ تہی آزاد پہر اجازت
دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کے بیٹی ہے بالغہ
اور لونڈی ہے بالغہ پس کہا اوسنے ایک شخص سے کہ تجہسے مینے دونونکا نکاح کر دیا بدلے اتنی مہر کے
اور قبول کیا خاوند نے نکاح لونڈی کا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکے نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا +
اور جائز ہے نکاح کرنا لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کے نکاح کرنے پر لیکن
اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کے نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر نکاح کیا چار لونڈیون سے
اور پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا + اور **چہٹی قسم** وہ عورتین
حرام ہین کہ متعلق ہے ساتہ اونکے حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسیکی بیوی سے یا اوس سے
کہ عدۃ مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ
نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحۂ غیر سے ازراہ انجانی کے پہر صحبت کی اوس سے واجب ہوگی عدۃ اور اگر جانتا تہا
کہ وہ منکوحہ غیر کی ہے نہین واجب ہوگی عدۃ یہان تک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوسکے

اور جائز ہے صاحب عدۃ کے لیے نکاح کرنا اوس سے یہ اوس صورت مین ہے کہ نہو وہان کوئی مانع
سواے عدۃ کے اور جائز ہے نکاح کرنا اوس عورت سے کہ حاملہ ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ
باعث صحبت کی ہین یعنی مساس وغیرہ نکرے اوس سے یہان تک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت
سے اوس شخص نے کہ زنا کیا تہا اوسنے اوس سے اور ظاہر ہوا تہا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا
اور صحبت بہی کرنی اوسکو درست ہے اور مستحق ہوتی ہے عورت نفقہ کی ایک شخص نے
نکاح کیا ایک عورت سے پہر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل
گرا بعد نکاح کے چار مہینے مین یا زیادہ اس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو
نہ جائز ہوا اسلیے کہ خلقت بچے کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ ثابتۃ النسب سے
نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اگر ہو حمل حربی سے جیسے کوئی عورت
ہجرت کر کر آوے دار الحرب سے یا بندی ہین آوی تو جائز ہے نکاح اوس سے لیکن صحبت نکرے اوس سے یہان تک کہ وہ جنے
نقل کی یہ روایت ابو یوسف رحمہ اللہ نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی نے اور امام محمد رح نے
روایت کی ہے کہ نہین جائز نکاح اوس سے اسپر اعتماد کیا ہے کرخی رح نے اور یہ صحیح تر اور قابل
اعتماد کے ہے ✤ ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنے ام ولد کا کسی سے اس حال مین کہ وہ حاملہ
تہی اوس سے پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نتہی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نے صحبت
کی اپنی لونڈی سے پہر نکاح کر دیا اوسکا جائز ہوا نکاح مگر یہ کہ اوسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا
کرا دے اوس سے واسطے حفاظت نطفے اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہے اوسکے
خاوند کو صحبت کرنی اوس سے پہلے استبرا کے نزدیک ابی حنیفہ رح اور ابی یوسف رحمہما اللہ کے
اور کہا امام محمد رح نے کہ نہین دوست رکہتا مین یہ کہ صحبت کرے اوس سے یہان تک کہ استبرا
کرے اوس سے اور کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رح کا قریب تر ہے طرف احتیاط کے اور
اسیپر عمل کرتے ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورت مین ہے کہ نکاح کیا اوسکے مالک نے پہلے

استبراء سکے پس اگر استبرا کیا تھا اوس سے پہلے نکاح کرنے اوسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو
بغیر استبرا کے اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتے ہوے پہر نکاح کیا اوس سے حلال ہوگی
صحبت کرنی اوس سے پہلے استبرا اوسکے کے نزدیک ابی حنیفہ رح اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے
اور کہا امام محمد رحمہ اللہ نے کہ نہین دوست رکہتا ہین اوسکے لیے یہ کہ صحبت کرے اوس سے
جب تک کہ نہ استبرا کرے باپ نے اگر نکاح کیا اپنے بیٹے کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک
اور جائز ہے نکاح کرنا بندی سے غیر بندی پکڑنیوالیکو اگر وہ بندی مین آئی تھی تنہا بدون خاوند کے
اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کے اور نہین عدۃ اوسپر اور اسی طرح جو عورت ہجرت کرکے آوے
جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدۃ اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور صاحبین کے نزدیک
اوسپر عدۃ ہے اور نہین جائز نکاح اوسکا اور نہین خلاف اسمین کہ نہین حلال ہے صحبت کرنی
اوس سے پہلے استبرا کے ساتھ ایک حیض کے ۞ اور **ساتوین قسم** حرام ہین عورتین
بسبب شرک کے نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستون سے اور برابر ہین اسمین
آزاد اور لونڈیان اونکی اور داخل ہین بت پرستون مین پوجنے والیان سورج کی اور ستارونکی
اور صورتونکی کہ اچھا جانتی ہین اونکو اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ اور اباحیہ اور ہر ایسے
مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ اور مجوسیہ سے
اور جائز ہے مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سے آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے
کہ نہ نکاح کرے اونسے اور نہ کہایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کرے
مسلمان کتابیہ سے تو پہونچتا ہے اوسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادت خانون اونکے
کے اور بنانے شراب کے سے اوسکے گہر مین اور نہ جبر کرے اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور
جنابت کے اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب مین جائز ہوا نکاح
لیکن مکروہ ہے پس اگر نکالا ساتھ اوسکے طرف دار الاسلام کے نکاح باقی رہا اور اگر نکل آیا مسلمان

ساتوین قسم

دار الحرب ہے اور اوسکو وہین چھوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین
آسمانی کا اور اوسکے واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث علیہما السلام کے اور زبور داؤد
علیہ السلام کے پس وہ اہل کتاب سے ہے پس جائز ہے نکاح کرنا اوس سے اور کہانا اوسکے جانور ذبح
کیے ہوے کو اور جسکے مان باپ مین سے ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب کا ساہے
اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پہر وہ مجوسیہ ہوگئی تو حرام ہوگئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا
یہودیہ سے پہر وہ نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ سے نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہوگئی نہین فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل
اسمین یہ ہے کہ ایک میان بیوی مین سے جب ایسا ہوجاوے کہ اگر از سر نو نکاح کیا جاوے تو نہ جائز ہو تو جائز
باطل ہوجاتا ہے پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکے اگر ہوا فساد عورت کی جانب سے تو ہوجاتی ہے
تفریق اور عورت کو نہ مہر دینا آتا ہے اور نہ متعہ (یعنی جوڑا ۱۲) اگر ہو پہلے صحبت کرنیکے اوس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکے
فساد ہوا تو سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کے سے تو اگر ہوا پہلے صحبت کرنیکے پس اوسکو آدہا مہر
دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنے کے
تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز ہے مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سے اور نہ مسلمہ سے اور نہ کافرہ اصلیہ سے
اور اسی طرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہ کسیکے اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سے اور نہ کتابی سے
حلال ہے عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کے لیے مگر مرتد کے لیے نہین جائز اور جائز ہے
نکاح ذمیون کا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہون دین اونکے اور جائز ہے نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا
کتابیہ پر اور یہ دونون نوبت مقرر کرنے مین برابر ہین ❊ اور **آٹھوین قسم** حرام ہین عورتین بسبب ملک
کے نہین جائز عورتون کو نکاح کرنا اپنے غلام سے اور نہ اوس غلام سے کہ مشترک ہو درمیان اوسکے
اور درمیان غیر اونکے اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوے ملک یمین نکاح پر اس طرح کہ مالک ہوجاوے
میان بیوی مین سے ایک دوسرے کا یا بعض اوسکے کا اگر نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے یا اوس لونڈی سے
کہ مالک ہو بعض اوسکے کا تو نہین ہوتا یہ نکاح لکہا ہے علماء نے کہ اس زمانے مین

اولی یہ ہے کہ نکاح کرلیا کرے اپنی لونڈی سے اسلیے کہ شرائط لونڈی گری کے پائے جانا اس زمانے
مین مشکل ہے پس اگر ہو ویگی حُرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کے اور اگر خرید امرد آزاد نے
اپنی بیوی کو ساتھ شرط خیار کے نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ٭ اور
نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاقون کے نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورت آزاد
کے ساتھ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلے صحبت کرنی دوسرے خاوند کے اور نہین حلال
نکاح کرنا اوس لونڈی سے کہ اوسکو دو طلاقین دین ہون اور جیسے کہ نہین جائز ہے اوسکو نکاح کرنا
اوس سے نہین درست اسکو صحبت کرنی اوس سے ساتھ ملک یمین کے اور اگر نکاح کیا لونڈی سے
پھر دو طلاقین دین اوسکو پھر خریدا اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے
یہان تک کہ نکاح کرے غیر اوسکا اور صحبت کرے اوس سے اور طلاق دے اوسکو اور ہو چکی عدۃ
اوسکی ٭ **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہے نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی
اوسپر طلاق اور نہ ایلاء اور نہ اظہار اور نہ وارث ہوتے ہین آپسمین اور نکاح متعہ
یہ ہے کہ کہے مرد اوس عورت کو کہ خالی ہو موانع سے تمتع یعنی فائدہ اوٹھاونگا ساتھ تیرے تین
دس روز تک مثلاً یا کہے چندروز یا کہے متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنے سے چند روز یا
یا نہ ذکر کرے دنون کا عوض اتنے مال کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور نہین ہے فرق
درمیان مدت دراز کے اور کم مدت کے اور نہ درمیان مدت معلومہ اور مجہولہ کے اور اگر ذکر
کرین دونون ایسی مدت کو کہ یقین ہے اوس مدت تک دونون نہین جینے کے مثلاً ہزار برس کی
قید لگا دین تو ہو جاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسے کہ اگر نکاح کرتا اوس سے قائم ہونے
قیامت تک یا نکلنے دجال تک یا اوترنے عیسی علیہ السلام تک اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے
مطلق اور اوسکی نیت مین یہ ہے کہ رہونگا اوسکے ساتھ ایک مدت تک کہ نیت مین ہے تو نکاح
صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینے کے

پس یہ جائز ہے اور نہین مضایقہ ساتھ نکاح کرنے نہاریات کے اور وہ یہ ہے کہ نکاح کرے ایک عورت
سے اس شرط پر کہ بیٹھونگا ساتھ تیرے دن کو نہ رات کو اور جائز ہے مرد عورت احرام باندھے ہوونکو
نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہے ولی محرم کو نکاح کردینا اوس عورت کا کہ یہ ولی ہی اوسکا
اور جو عورت کہ دعوی کرے ایک مرد پر اپنے نکاح کا اور گذارے گواہ پس کردے اوسکو قاضی
بیوی اوسکی اور درواقع مین اوسنے نکاح کیا نہ تھا تو نہین مضایقہ اوسکو یہ کہ رہوے ساتھ مرد کے اور
اگر عورت طلب کرے مرد سے کرنا جماع کا جماع کری اوس سے اور یہ نزدیک ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہی اور یہ قول ابویوسف رحمہ اللہ
کا بہی ہے ابتدا مین اور ابویوسف رحمہ اللہ کے آخر قول مین اور یہی ہے قول محمد رحمہ اللہ کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سے پس نہ کیجاویگی قضا قاضی کے سے
حکم پر ابر کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت محل انشا کی یہانتک کہ اگر ہو عورت خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنے اوسکو تین طلاقین
دی ہون تو نہین جاری ہونیکی قضاے قاضی کی اور شرط کیا گیا ہے حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کے
اکثر کے نزدیک اور اگر مرد دعوی کرے عورت پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہے اور اسی طرح اگر حکم
کرے قاضی طلاق کا ساتھ گواہی جہوٹی کے باوجود جاننے عورت کے تو حلال ہوگا عورت کو نکاح کرنا
دوسرے سے بعد عدۃ کے اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سے اور حرام ہوگی عورت خاوند اول پر
اور نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول کے لیے اور نہ دوسرے کے لیے اور نزدیک
محمد رحمہ اللہ کے حلال ہوگا نکاح اول کے لیے جب تک کہ نہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا
اوس سے دوسرا حرام ہوئیگی اول پر واسطے واجب ہونے عدۃ کے اور دوسرا اوسکے لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبہی
دعوی کیا ایک مرد نے ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورت نے پس صلح کی مرد نے عورت سے سو روپیہ پر مثلا باین شرط کہ اقرار
کرے عورت نکاح کا پہر اقرار کیا عورت نے پس یہ مال لازم ہوگا اور یہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کے ہوگا پس اگر ہوا یہ اقرار روبرو گواہو کے
صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورت کو ساتھ رہنا خاوند اپنے کے ہو الصحیح تمام ہوا بیان محرمات کا للہ الحمد اولا
واخرا وظاہرا وباطنا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ رسالہ نادرہ بیچ بیان مسائل محرمات شرعیہ کی موسوم بہ تحفۃ الاحبا فی احکام تحریم النساء واسطی بصیرت
اہل ایمان ویقین کے کہ وہ اکثر مسائل محرمات سی آگاہ ہوجاویں کہ کون کون عورتیں ہم پر حرام ہیں اور کس
کسطرح سی عورت حرام ہوتی ہی جناب زبدۃ المحققین واسوۃ المدققین اعلم العلما الاکمل الکملا مولانا
مولوی محمد قطب الدین خانصاحب دہلی نی واسطی مفید عوام نہایت عمدگی اور بساطت کی ساتھ
زبان اردو میں موافق محاورہ روزمرہ کی قرآن اور احادیث سی نقل فرما کر ترجمہ کیا
چند بیہ سال اور مطابع میں بھی چھپا مگر اس مرتبہ خاص بعد نظر
ثانی مصنف موصوف کی حسب ایمای جناب ممدوح ماہ
شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۹ع
مقام لکھنؤ مطبع منشی نولکشور میں تازہ
طبع ہوا

تمت